اردو ڈیجیٹل پیپر

روزنامہ

کانگریس درپن

پٹنہ، 23، جولائی، منگل

بہار پردیش کانگریس سیوادل، صداقت آشرم، پٹنہ-10 بہار

لوک سبھا میں مانسون اجلاس کے دوران NEET پیپر لیک معاملے پر زبردست ہنگامہ

نئی دہلی؛ 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) لوک سبھا میں مانسون اجلاس کے دوران NEET پیپر لیک معاملے پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ اپوزیشن نے اس معاملے پر حکومت کو خوب گھیر لیا۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کے لاکھوں طلباء سے متعلق مسئلہ پر کچھ نہیں کیا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی تشویشناک بات ہے۔ بھارت کا امتحانی نظام بکواس ہے۔ اپوزیشن لیڈر کے اس بیان کی مرکزی وزیر تعلیم نے مذمت کی۔ انہوں نے 2010 میں کانگریس حکومت کی طرف سے تعلیمی اصلاحات کے لیے لائے گئے بل کی مخالفت کی۔ ایوان میں NEET کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان کا امتحانی نظام فراڈ سے بھرا ہوا ہے۔ لاکھوں لوگوں کا ماننا ہے کہ اگر آپ امیر ہیں اور آپ کے پاس پیسہ ہے تو آپ ہندوستانی امتحانی نظام کو خرید سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر NEET پیپر کا لیک ہونا سسٹم کی غلطی تھی تو اسے درست کرنے کے لیے کیا کیا گیا؟ وزیر اپنے سوا سب پر الزام لگا رہے ہیں۔ لاکھوں طلباء پریشان ہیں کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ اس پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے کہا کہ میں ملک کے امتحانی نظام کو بکواس کہنے کی مذمت کرتا ہوں۔ جس نے دور سے حکومت چلائی ہے۔ 2010 میں کانگریس کی حکومت میں وزیر تعلیم کپل سبل تعلیمی اصلاحات سے متعلق تین بل لائے تھے۔ جس میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں غیر منصفانہ طرز عمل جیسے کیپٹیشن فیس کا مطالبہ کرنا، اہلیت کے بغیر طلبہ کو داخلہ دینا، فیس کی رسیدیں جاری نہ کرنا، طلبہ کو گمراہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ تو کس کے دباؤ میں کانگریس حکومت اور اپوزیشن لیڈروں نے اس بل کو لاگو نہیں ہونے دیا اور ہم سے سوال پوچھے۔ ہماری حکومت امتحانی نظام کو بہتر بنانے اور نجی اداروں کی من مانی کو روکنے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں اصلاحات کا کام ہو رہا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

نتیش حکومت دلتوں اور مہادلتوں پر ظلم بند کرے: ڈاکٹر سنجے

65% ریزرویشن دوبارہ نافذ ہونے تک احتجاج جاری رہے گا: آدتیہ پاسوان

کانگریس سیوادل نے راج بھون تک مارچ کیا

پٹنہ؛ 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) بہار پردیش کانگریس سیوا دل ینگ بریگیڈ نے بہار میں دلتوں اور مہادلتوں پر مسلسل مظالم کے خلاف اور دیگر اہم مطالبات کو لے کر پیر کو راج بھون تک مارچ نکالا۔ اس مارچ کی قیادت ڈاکٹر سنجے نے کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی دلتوں کی آواز کو دبانے کے خلاف احتجاج اور اگنیور اور این ای ای ٹی گھوٹالوں کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ مارچ کے دوران ڈاکٹر سنجے نے کہا، دلتوں کی آواز کو دبانا بند کرو! اگنیور اور NEET گھوٹالے کو بے نقاب کریں! ہم لڑیں گے اور جیتیں گے! ہم نہیں رکیں گے! عوام کی آواز کو دبانے نہیں دیں گے۔ راج بھون مارچ کے دوران، پولیس نے مارچ کو روکنے کی کوشش کی، لیکن زبردست مظاہرے کے درمیان انہیں گرفتار کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی۔ پولیس نے ڈاکٹر سنجے سمیت سرکردہ لیڈروں کو گرفتار کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اس کے باوجود وفد نے گورنر کو میمورنڈم پیش کیا۔ بہار پردیش کانگریس کے صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے اس مارچ کو کامیاب بنانے کے لیے تمام کارکنوں کی ستائش کی اور کہا کہ ہماری لڑائی انصاف اور مساوات کے لیے ہے۔ ہم اپنے حقوق کے لیے لڑتے رہیں گے بہار پردیش کانگریس سیوا دل ینگ بریگیڈ کے صدر آدتیہ پاسوان نے کہا کہ یہ مارچ بہار کی گونگی، بہری اور بدعنوان حکومت کو جگانے کے لیے کیا گیا ہے۔ ہم اس ریاست میں دلتوں اور مہادلتوں پر ہونے والے مظالم کو برداشت نہیں کریں گے۔ ریاستی حکومت کو انتباہ دیا گیا کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو احتجاج کو تیز کیا جائے گا۔ مارچ میں کانگریس سیوا دل کے خزانچی آشوتوش رنجن، جنرل سکریٹری چہن جھا، سنیل کمار سمن، پٹنہ انچارج سوکیش کمار، گلشن پاسوان سمیت بڑی تعداد میں لیڈروں اور کارکنوں نے شرکت کی۔

Scanned with OKEN Scanner

بھار پردیش کانگریس سیوا دل ینگ بریگیڈ نے بھار میں دلتوں اور مھادلتوں پر مسلسل مظالم کے خلاف اور دیگر اھم مطالبات کو لے کر پیر کوراج بھون تک مارچ نکالا۔ اس مارچ کی قیادت ڈاکٹر سنجے نے کی تھی۔

نام پلیٹ پر سپریم کورٹ کی پابندی کے بعد اکھلیش کا ردعمل

نئی دہلی؛ 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کنور یاترا کے راستے میں آنے والے ہوٹلوں پر ان کے مالکان کے نام کی پلیٹیں لگانے کے معاملے میں پیر کو سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں اتر پردیش انتظامیہ کے فیصلے پر روک لگا دی۔ عدالت نے کہا- دکانداروں کو اپنی شناخت ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف کھانے کی قسم، سبزی خور یا نان ویجیٹیرین، واضح طور پر لکھا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ نے اتر پردیش، اتراکھنڈ اور مدھیہ پردیش کی حکومتوں کو بھی نوٹس جاری کیا ہے۔ اب اس معاملے پر ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے اپنا ردعمل دیا ہے۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا اور لکھا - یہ ایک نئی نام پلیٹ ※ پر لکھا جائے: سہارد میو جیتے! حال ہی میں اکھلیش یادو نے یوپی کے مظفرنگر سے شروع ہونے والے نام پلیٹ تنازعہ پر تبصرہ کیا تھا اور کہا تھا - عوامی بھائی چارے اور اپوزیشن کے دباؤ میں مظفرنگر پولس نے آخر کار رضاکارانہ طور پر ہوٹلوں، پھل فروشوں اور گلیوں میں دکانداروں کے نام ظاہر کرنے کے انتظامی حکم کو منسوخ کر دیا۔ جو پیٹھ تھپتھپائی گئی ہے عوام اسے قبول نہیں کرے گی۔ ایسے احکامات کو یکسر مسترد کیا جائے۔ عدالت کو چاہیے کہ مثبت مداخلت کرے اور حکومت کے ذریعے اس بات کو یقینی بنائے کہ حکومت اور انتظامیہ آئندہ ایسا کوئی تفرقہ انگیز کام نہیں کرے گی۔ آپ کو بتا دیں کہ کنور یاترا کے تعلق سے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے 19 جولائی کو افسران کو ہدایات جاری کی تھیں کہ کنور یاترا کے دوران پڑنے والی تمام کھانے پینے کی دکانوں پر مالک اور آپریٹر کا نام لکھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حلال اشیاء فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کے احکامات جاری کیے گئے۔

دکانداروں کو نام بتانے کی ضرورت نہیں، بتائیں سبزی خور ہیں یا نان ویجیٹیرین، سپریم کورٹ کا بڑا حکم

نئی دہلی/لکھنؤ: 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) اتر پردیش میں کنور یاترا کے راستے کے پھلوں، پھولوں اور ہوٹل-ریستورانوں پر دکاندار کا نام لکھنے کے حکم کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ سپریم کورٹ نے کیس کی سماعت کے دوران عبوری حکم جاری کیا ہے۔ حکم کے تحت کنور یاترا کے راستے پر دکانداروں کو اپنی شناخت ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ دکانداروں کو صرف کھانے کی قسم کا اعلان کرنا ہوگا۔ انہیں بتانا ہوگا کہ ریستوران میں سبزی خور پکوان پیش کیے جا رہے ہیں یا نان ویجیٹیرین۔ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے سماعت کی اگلی تاریخ 26 جولائی مقرر کی ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم سے یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ ساتھ ہی، اتراکھنڈ میں جاری کیے گئے ایسے احکامات پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ یوپی حکومت کے حکم کو این جی او ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ جسٹس ہرشی کیش رائے اور جسٹس ایس وی این بھٹی کی سپریم کورٹ بنچ اس کیس کی سماعت کر رہی ہے۔ کیس کی سماعت کے دوران جسٹس بھٹی نے ریمارکس دیئے کہ میرا بھی اپنا تجربہ ہے۔ کیرالہ میں ایک سبزی خور ہوٹل تھا جو ہندوؤں کا تھا، دوسرا مسلمانوں کا تھا۔ میں ایک مسلمان سبزی خور ہوٹل جاتا تھا کیونکہ اس کا مالک دبئی سے آیا تھا۔ انہوں نے صفائی کے معاملے میں بین الاقوامی معیارات پر عمل کیا۔ جسٹس بھٹی کے اس تبصرہ کو بہت اہم قرار دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے سوال پوچھے۔ سپریم کورٹ نے سوال کیا کہ کیا یوپی حکومت نے کوئی حکم جاری کیا ہے یا کوئی بیان ہے؟ سی یو سنگھ نے کہا کہ ریاست میں

کنور یاترا: سپریم کورٹ نے دکانوں پر نام لکھنے کے یوپی اور اتراکھنڈ حکومت کے حکم پر روک لگادی

نئی دہلی؛ 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) سپریم کورٹ نے پیر (22 جولائی) کو کنور یاترا کے راستے میں کھانے پینے کی دکانوں کے مالکان اور ان کے ملازمین کے نام ظاہر کرنے کی اتر پردیش اور اتراکھنڈ حکومتوں کی ہدایات پر عمل آوری پر روک لگا دی۔ دی ہندو کے مطابق، جسٹس ہرشیکیش رائے اور ایس وی این بھٹی کی بنچ نے کہا کہ دکان کے مالکان اپنی جگہ پر پیش کیے جانے والے کھانے کو ظاہر کر سکتے ہیں، لیکن انہیں دکان پر اپنے اور اپنے ملازمین کے نام اور ذات لکھنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ نے ان احکامات کو عدالت میں چیلنج کرنے والے ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا سے پوچھا کہ کیا اتر پردیش اور اتراکھنڈ حکومتوں نے کوئی باضابطہ حکم جاری کیا ہے کہ کنور یاترا کے راستے پر واقع کھانے پینے کی دکانوں کو اپنے مالکان کے نام ظاہر کرنے ہوں گے۔ سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے موئترا کی طرف سے عدالت میں پیش ہوتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش اور اتراکھنڈ حکومتوں کی طرف سے جاری کیا گیا حکم آئین کے خلاف ہے۔ سپریم کورٹ نے کنور کے راستے میں آنے والی ریاستوں کو نوٹس جاری کیا ہے۔ اس میں اتر پردیش، اتراکھنڈ، دہلی اور مدھیہ پردیش شامل ہو سکتے ہیں۔ ان ریاستوں کو بھی ازخود نوٹس جاری کیا گیا ہے جنہیں فریق نہیں بنایا گیا ہے، لیکن وہ یاترا کے راستے میں آتی ہیں۔ کیس کی اگلی سماعت جمعہ (26 جولائی) کو ہوگی۔ یہ حکم اسوسی ایشن فار

پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کی طرف سے دائر کی گئی ایک پٹیشن اور دو دیگر درخواستوں پر آیا - جو ٹی ایم سی ایم پی مہوا موئترا اور ماہر تعلیم اپوروانند جھا اور کالم نگار آ کر پٹیل نے دائر کی تھی۔ اے پی سی آر کی نمائندگی سینئر ایڈوکیٹ سی یو سنگھ نے کی۔ درخواست گزاروں نے استدلال کیا کہ یہ ہدایات ملک کے سیکولر کردار کو متاثر کرتی ہیں، آئین کے دیباچے میں درج نظریات اور اقدار کی خلاف ورزی کرتی ہیں اور مساوات کے بنیادی حقوق، غیر ذات پات کی تفریق اور زندگی کے وقار کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ لائیو لا کی رپورٹ کے مطابق سنگھوی نے عدالت میں کہا، ××ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس کی کوئی قانونی حمایت نہیں ہے۔ کوئی قانون پولیس کمشنروں کو ایسا کرنے کا حق نہیں دیتا۔ یہ ہدایات ہر ہاتھ کی ٹوکری، چائے کی دکان کے مالک کے لیے

ہیں...... ملازمین اور مالکان کے نام بتانے سے کوئی مقصد پورا نہیں ہوتا۔ سنگھوی نے یہ بھی دلیل دی کہ فوڈ سیفٹی اسٹینڈرڈز (لیبلنگ اور ڈسپلے) ریگولیشنز، 2020 فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ، 2006 کے تحت، مالکان کو ہدایت نہیں کرتے کہ وہ اپنے کھانے پینے کا نام ان کے نام پر رکھیں۔ سنگھوی نے کہا کئی خالص سبزی خور ریستوران ہندو چلاتے ہیں، لیکن ان میں مسلمان ملازم ہیں۔ کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ میں وہاں جا کر کھانا نہیں کھاؤں گا؟ کیونکہ وہ (مسلم ملازمین) کھانے کو کہیں چھوتے ہیں یا دوسرے؟ کیس کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس بھٹی نے کیرالہ میں دو ہوٹلوں کے بارے میں ایک ذاتی کہانی شیئر کی، ایک ہندو چلاتا ہے اور دوسرا مسلمان۔ جسٹس بھٹی نے کہا کہ وہ اکثر مسلمانوں کے سبزی خور ہوٹلوں میں جاتے ہیں کیونکہ یہ آدمی صفائی کے بین الاقوامی معیار

کو برقرار رکھتا ہے۔ اطلاعات ہیں کہ ان ہدایات کی وجہ سے کنور یاترا کے روٹ پر واقع دکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کی زبردستی چھانٹی کی جا رہی ہے جو کہ روزی کمانے، تجارت یا کاروبار کرنے کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے۔ ان ہدایات کے تحت عہدیداروں کو یہ یقینی بنانے کا حکم دیا گیا تھا کہ کاواڑیوں کو صفائی کے معیار کے مطابق اور ان کی پسند کے مطابق سبزی خور کھانا پیش کیا جائے۔ تاہم، درخواست گزاروں کی جانب سے یہ بھی دلیل دی گئی کہ اس طرح کی ہدایات کا اثر کئی ریاستوں تک ہوتا ہے، اس لیے سپریم کورٹ کی فوری مداخلت کی ضرورت ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سب سے پہلے اتر پردیش کی مظفر نگر پولیس نے اس طرح کے احکامات جاری کیے تھے کہ کنور یاترا کے راستے پر موجود کھانے پینے کی اشیاء بیچنے والے تمام دکانداروں کو اپنے اپنے اداروں میں اپنے نام اور ملازمین کے نام بتانا ہوں گے۔ اس کے پیچھے استدلال یہ تھا کہ اس سے کنواڑیوں میں کھانے پینے کے حوالے سے الجھن پیدا نہیں ہوگی۔ کچھ دنوں بعد اتراکھنڈ کی ہریدوار پولیس نے بھی اسی طرح کے احکامات جاری کیے تھے۔ ان دونوں ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت ہے۔ ان احکامات کی مخالفت نہ صرف اپوزیشن جماعتوں نے کی بلکہ بی جے پی کی زیر قیادت قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی مرکزی حکومت کے اتحادیوں نے بھی مخالفت کی۔

انتظامیہ دکانداروں پر اپنے نام اور موبائل نمبر ظاہر کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہے۔ کوئی قانون پولیس کو ایسا کرنے کا حق نہیں دیتا۔ پولیس کو صرف یہ جانچنے کا اختیار ہے کہ کس قسم کا کھانا پیش کیا جا رہا ہے۔ ملازم یا مالک کا نام لازمی نہیں بنایا جا سکتا۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں کہا کہ یہ رضاکارانہ ہے اور لازمی نہیں ہے۔ عرضی گزار نے کہا کہ ہریدوار پولیس نے اس کیس کو لاگو کیا ہے۔ وہیں پولیس کی جانب سے وارننگ جاری کی گئی ہے کہ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو کارروائی کی جائے گی۔ مدھیہ پردیش میں بھی اس طرح کی کارروائی کی بات ہوئی ہے۔ درخواست گزار نے کہا کہ یہ تاجروں کی معاشی موت کے مترادف ہے۔ تین حکومتوں کو نوٹس، جواب طلب سپریم کورٹ نے اپنے عبوری حکم میں اتر پردیش، اتراکھنڈ اور مدھیہ پردیش میں جاری کردہ نام کی تختیوں سے متعلق احکامات پر روک لگا دی ہے۔

سپریم کورٹ نے تینوں ریاستی حکومتوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ان سے جواب داخل کرنے کو کہا ہے۔ ان سے کہا گیا ہے کہ وہ جمعہ تک اس نام پلیٹ تنازعہ کیس میں اپنا جواب داخل کریں۔ نام پلیٹ تنازعہ کی اگلی سماعت 26 جولائی کو ہوگی۔ مانا جا رہا ہے کہ سپریم کورٹ نام پلیٹ تنازعہ پر سماعت کے بعد حتمی فیصلہ دے سکتی ہے۔ اس سے پہلے، عرضی کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ صرف کھانے کی قسم کا ذکر کرنے کی ضرورت ہوگی نہ کہ کنور یاترا کے راستے پر دکانوں کے نام۔ اس طرح عدالت نے حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے نام کی تختیاں لازمی لگانے کے حکم پر عبوری روک لگا دی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

ریاستی کانگریس کے انچارج غلام احمد میر جھارکھنڈ کے 2 روزہ دورے پر کل رانچی پہنچیں گے

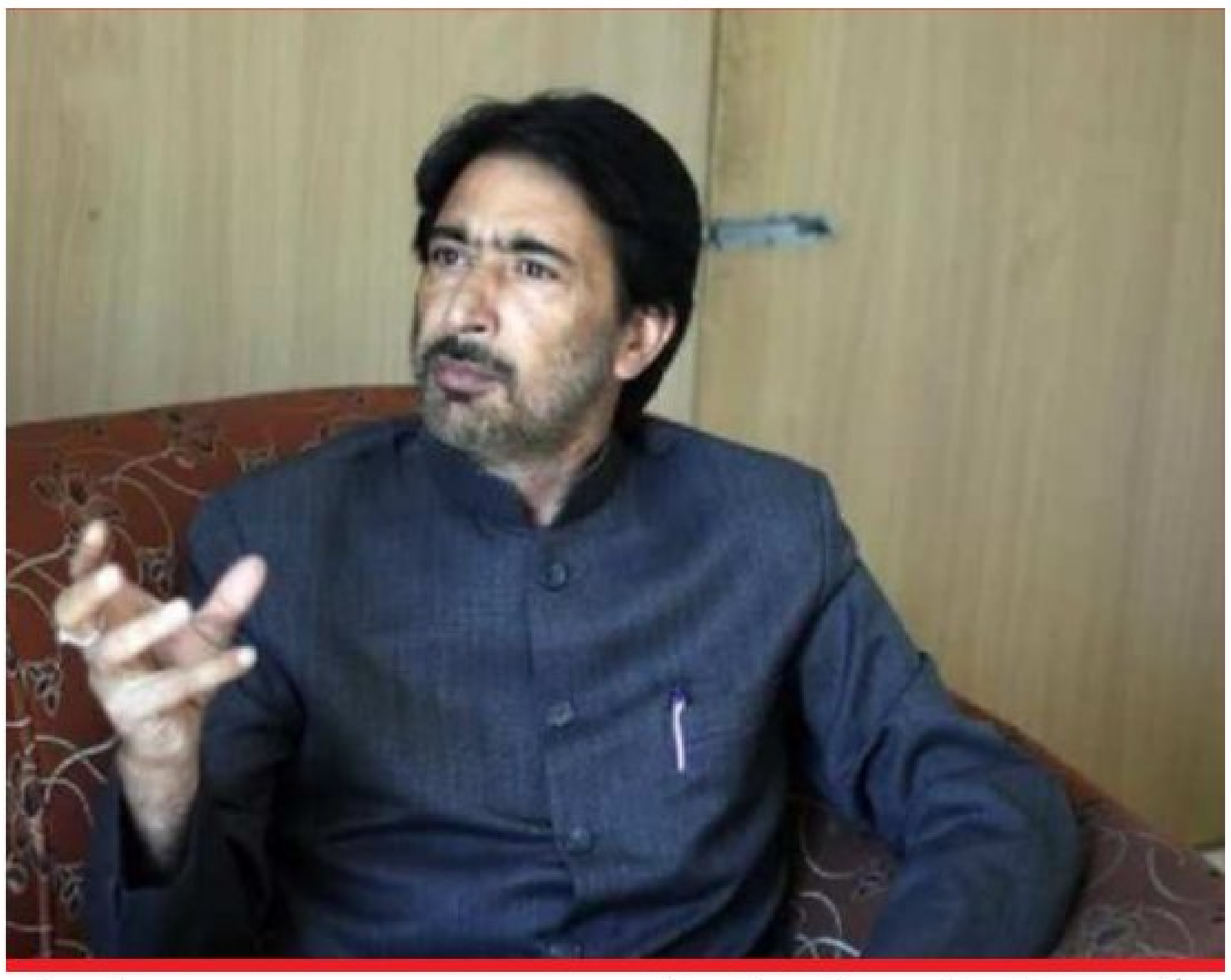

رانچی: 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) ریاستی کانگریس کے انچارج غلام احمد میر کل یعنی 23 جولائی کو جھارکھنڈ کے 2 روزہ دورے پر رانچی پہنچیں گے۔ کانگریس ذرائع نے بتایا ہے کہ میر 23 جولائی کو 12:50 بجے سروس ہوائی جہاز سے رانچی پہنچیں گے۔ اس سلسلے میں ریاستی کانگریس کی ترجمان سونل شانتی نے کہا کہ غلام احمد میر ہوائی اڈے سے سیدھے رام گڑھ جائیں گے جہاں راجرپا دوپہر 2.30 بجے سے پروجیکٹ انٹرٹینمنٹ ہاؤس میں منعقدہ کانگریس کارکنوں کے ساتھ بات چیت کے پروگرام میں حصہ لیں گے۔ اس کے بعد وہ چترپور میں کانگریس دفتر کے افتتاحی پروگرام میں شرکت کریں گے۔ سونل شانتی نے بتایا کہ 24 جولائی کو غلام احمد میر دارالحکومت رانچی کے پریس کلب میں صبح 11:00 بجے سے پسماندہ طبقے کے دانشوروں اور دوپہر 1:00 بجے سے درج فہرست ذات کے دانشوروں کے ساتھ ایک مکالمے کے پروگرام میں حصہ لیں گے۔ اس کے بعد وہ سہ پہر ساڑھے تین بجے سے ضلعی انچارجوں اور ضلع صدور کی میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ اس میں اسمبلی وار تنظیمی سرگرمیوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا اور ضرورت کے مطابق ہدایات جاری کی جائیں گی۔ شانتی نے بتایا کہ بی جے پی جھارکھنڈ میں نفرت کا زہر پھیلانے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس کا جواب دینے کے لیے غلام احمد میر کی ہدایات کے مطابق ریاستی صدر راجیش ٹھاکر کی قیادت میں حکمت عملی کو وسیع تر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ میر اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیں گے۔

گجرات کے سریندر نگر میں کم درجے کا کوئلہ پایا جاتا ہے۔ یہاں غیر قانونی کان کنی ہوتی ہے۔ مزدور اکثر گیس کے اخراج اور زمین کے نیچے گرنے کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ جب متوفی کے اہل خانہ شکایت درج کرانے تھانے جاتے ہیں تو پولیس کا کہنا ہے کہ پہلی شکایت اس کے خلاف ہوگی کیونکہ وہ غیر قانونی کام کر رہا تھا۔ غیر قانونی کھدائی کرنے والے بہت بڑے لوگ ہیں۔ وہاں کے مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ہر ماہ ڈیڑھ لاکھ روپے تنخواہ دی جاتی ہے تاکہ کوئی اس کام کو نہ روکے۔ جب ہمیں ان لوگوں کے بارے میں پتہ چلا تو 4 لوگ قصوروار پائے گئے، جن میں بی جے پی لیڈر بھی شامل ہیں۔ اس لیے میں حکومت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر جلد ایکشن لیا جائے۔ شکتی سنگھ گوہل جی راجیہ سبھا میں

شنکراچاریہ اویمکتیشورانند جی نے بہت اچھا پیغام دے کر یوپی حکومت کے تفرقہ انگیز ایجنڈے کو آئینہ دکھایا ہے لیکن بدقسمتی سے مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت بھی اسی طرح کے فرقہ وارانہ ایجنڈے پر آگے بڑھ رہی ہے۔ اتر پردیش حکومت کے اس حکم کا برا اثر یہ ہے کہ ڈھابوں میں کام کرنے والے ہندو اور مسلم ملازمین کو نوکریوں سے نکال دیا جا رہا ہے۔ میں سچے ہندوؤں اور شیو بھکتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس فرقہ وارانہ فیصلے کو مسترد کر دیں۔ اگر حکومت کو پاکیزگی کی اتنی ہی فکر ہے تو کاواد کے زائرین کے لیے سرکاری لنگر کا انتظام کیا جائے۔ وزیر اعظم اور پوری حکومت نے اس معاملے پر خاموشی اختیار کر کے خاموشی اختیار کر لی ہے۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ بھائی چارہ اور اتحاد قائم رکھیں اور محبت کی دکان کو چلنے دیں۔ **مسز الکا لامبا**

Scanned with OKEN Scanner

سپریم کورٹ کا فیصلہ خوش آئند ہے: ڈاکٹر چندریکا

جہان آباد؛ 22 جولائی 24 (نمائندہ، کانگریس درپن)
مشہور ماہر تعلیم اور بہار پردیش کانگریس کی سیاسی امور کی کمیٹی کے رکن ڈاکٹر چندریکا پرساد یادو نے سپریم کورٹ کے ذریعہ اتر پردیش اور اتراکھنڈ حکومتوں کے تغلقی حکم پر روک لگانے کے حکم کا استقبال کیا ہے ساتھ ہی دکانداروں اور سڑکوں پر دکانداروں کو دکانیں لگانے کی اجازت و کنوریا روٹ پر اپنی دکانوں پر نام کی تختیاں لگوانے کو خوش آئند قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے جاری اس طرح کے تغلقی احکامات آئین کے آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی ہیں۔ اس لیے سپریم کورٹ نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے ملک میں آئینی نظام کو بچانے کا کام کیا ہے۔ شری یادو نے کہا کہ برسوں سے یہ ملک اپنی گنگا جمنی تہذیب پر مبنی ثقافت کی وجہ سے پوری دنیا میں جانا جاتا ہے۔ ایسے میں ملک کی سپریم کورٹ نے ملک میں نفرت پھیلانے کی بی جے پی حکومت کی سازش کو مسترد کرتے ہوئے مذہبی اتحاد کے نظام کو برقرار رکھنے

پر اتفاق کیا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے مطابق کنواریوں کو پیش کیا جانے والا کھانا پاکیزگی کے پیش نظر دکھایا جانا چاہیے۔ جو کہ بالکل منطقی ہے۔ کیونکہ ہم سب کو اس

ملک میں تمام مذاہب کے عقیدے اور نظام کا احترام کرنا چاہیے۔ اس حوالے سے انہوں نے یہ بھی کہا کہ چاہے ہندو ہو یا مسلمان۔ اس ملک میں دیکھا گیا ہے کہ جس طرح چھٹھ پوجا، کنور یاترا یا دیگر مذہبی تقریبات میں ہندو بھائیوں کو مسلمان بھائیوں کا تعاون ملتا رہا ہے، اسی طرح عید، محرم یا رمضان وغیرہ میں ہندو بھائیوں کو بھی حمایت ملتی رہی ہے۔ یہ روایت یہاں پر زمانوں سے چلی آ رہی ہے۔ لیکن بی جے پی نے اپنی ووٹ کی سیاست کے لیے اس میں نفرت ملانے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ درحقیقت، اس الیکشن میں بی جے پی کو اتر پردیش میں بہت بڑا نقصان ہوا ہے اور اسے 73 سیٹوں کے مقابلے میں صرف 29 سیٹیں ملی ہیں۔ اس لیے بی جے پی حکومت اپنی تمام خامیوں کو اجاگر کر کے مہنگائی، بے روزگاری اور امن و امان جیسے مسائل سے لوگوں کی توجہ ہٹانا چاہتی ہے۔ اسی لیے ایسے متنازعہ معاملے کو سامنے لایا جا رہا ہے۔

اونچہار-امیٹھی ریل لائن منصوبے کا سنگ بنیاد 26 نومبر 2013 کو رکھا گیا تھا۔لیکن یہ منصوبہ ابھی تک ریلوے کے کام کی منظوری کا منتظر ہے۔ یہ یوپی کے تین اہم اضلاع (امیٹھی، پرتاپ گڑھ اور رائے بریلی) کو جوڑنے والا منصوبہ ہے۔ ریلوے روٹ کی لمبائی 17.66 کلومیٹر ہے۔ جو 81 گاؤں کو جوڑے گا۔ اس منصوبے کی ڈی پی آر بھی تیار کر لی گئی ہے۔لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک دہائی سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود یہ منصوبہ ابھی تک تعطل کا شکار ہے۔ یہ پروجیکٹ رائے بریلی، سلوان، پرتاپ گڑھ اور امیٹھی کے لوگوں کی لائف لائن ہے۔ :راجیہ سبھا میں ڈپٹی لیڈر پرمود تیواری

یہ سب جانتے ہیں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی انتظامیہ پورے مدھیہ پردیش میں کانگریس کارکنوں کو دبا رہی ہے۔ یہ حکومت کا ایجنڈا ہے اور اس ایجنڈے کے تحت حکومت نے انتظامیہ کو جابرانہ رویہ سے کام کرنے کی کھلی لگام دی ہے۔ لہر میں کانگریس کے 3 کارکنوں کے مکانات گرائے گئے ہیں اور اب سابق اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر گووند سنگھ جی کے گھر پر مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ یہ بی جے پی کی اصل چال، کردار اور چہرہ ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ مدھیہ پردیش کا مستقبل ان کے ہاتھ میں محفوظ نہیں ہے۔ جیتو پٹواری

Scanned with OKEN Scanner

یہ بات پورے ملک پر واضح ہو گئی ہے کہ ہمارے امتحانی نظام میں بہت سنگین مسئلہ ہے۔ سوال صرف NEET کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ تمام بڑے امتحانات سے متعلق ہے۔ وزیر اپنے سوا سب پر الزام لگا رہے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ یہاں کیا ہو رہا ہے اس کی بنیادی باتوں کو سمجھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ملک کے لاکھوں طلبہ اس سے انتہائی پریشان ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستانی امتحانی نظام ایک فراڈ ہے۔ لاکھوں لوگوں کا ماننا ہے کہ اگر آپ امیر ہیں تو آپ ہندوستانی امتحانی نظام خرید سکتے ہیں....... اسی لیے ہم محترم وزیر سے کچھ انتہائی آسان سوالات پوچھ رہے ہیں۔ سوال سسٹم کے بارے میں ہے اور آپ سسٹم کی سطح پر اس مسئلے کو ٹھیک کرنے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ راہل گاندھی، قائد حزب اختلاف